بادلوں کی سب سے پہلی اٹلس

بادلوں کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ اُن کے متعلق سائنسی بنیادوں پر تحقیق کا آغاز برطانیہ کے (meteorologist) ماہر موسمیات جناب لیوک ھاورڈ (Luke Howard) نے سن عیسوی ۱۸۰۳ میں کیا تھا جب انہوں نے بادلوں کی تخصیص و تقسیم (classification) کیلئے ایک کلیہ (method) وضع کیا۔ اور پھر ۱۸۹۶ میں بادلوں کی پہلی انٹرنیشنل اٹلس منظر عام پر آئی۔ اس حد تک بات صحیح ہے لیکن قرآنِ مجید میں بادلوں کی اٹلس کے متعلق مکمل معلومات ضبط تحریر حالت میں ساتویں صدی عیسویں ہی میں لوگوں کو دے دی گئی تھیں۔ کسی بھی کتاب میں درج معلومات اور علم سے استفادہ کرنا انسان کا اپنا فعل ہے۔

قرآنِ مجید نے سب سے پہلے اُن بادلوں کا ذکر کیا جو زمین کے قریب ہوتے ہیں اور ایسے کہ اُن سے انسان کیلئے سائے جیسی صورتحال بن جائے۔ ارشاد فرمایا

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ (حوالہ البقرۃ۔۵۷)

(اے بنی اسرائیل) ''اور ہم نے تمہارے اوپر بادلوں سے سایہ کیا''

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ

''اور ہم نے اُن پر بادلوں سے سایہ کیا'' (حوالہ الاعراف۔۱۶۰)

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ

''کیا لوگ (ایمان لانے اور اسلام میں پورے پورے داخل ہونے کے لئے) صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ اور فرشتے زمین کے قریبی بادلوں کے سائے میں اُن کے پاس آن موجود ہوں اور معاملے کا فیصلہ ہو جائے؟'' (حوالہ البقرۃ۔۲۱۰)

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ ٱلسَّمَآءُ بِٱلْغَمَٰمِ وَنُزِّلَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ تَنزِيلًا ﴿٢٥﴾

''اور جس دن آسمان ڈھانک لینے بادلوں سمیت شگافتہ ہو جائے گا اور فرشتے اوپر تلے اترنے لگ جائیں گے'' (الفرقان۔۲۵)

''ظَلَّل'' کا مادہ ''ظ ل ل'' ہے جس میں سمویا ہوا بنیادی تصور ہر اس چیز کا ہے جو کسی کو ڈھانک لے اور اس پر سایہ فگن ہو۔ ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہنچے۔ بنی اسرائیل پر سایہ فگن ہونے والے بادلوں کو ''اَلْغَمَامَ'' کہا گیا جس کا مادہ ''غ م م'' ہے۔ اِس کے بنیادی معنی ڈھانپ لینا، چھپا لینا ہیں۔ غبار اور تاریکی چھا جانا۔ اِن بادلوں کو اُن کے آسمان پر پھیلے ہوئے ظاہری انداز اور اس کے نتیجے میں سورج کی تپش اور روشنی کو زمین پر پہنچنے کی راہ میں رکاوٹ بننے کی بناء پر '' اَلْغَمَامَ '' کہا گیا ہے۔ اور بادلوں کی موجودہ اٹلس میں انہیں قریبی

بادل (Low Clouds) کہتے ہیں۔

Stratocumulus Clouds: A layer of stratocumulus clouds covers the sky Made of **condensed** water droplets, these clouds form below an altitude of 1.6 km (1 mi). Stratocumulus clouds usually have a lumpy or wavy formation and produce either no precipitation or just slight drizzle or snow Nimbostratus clouds are thick, dark, and shapeless. They are precipitation clouds from which, as a rule, rain or snow falls.

قرآنِ مجید نے "ٱلْغَمَامَ" کے بعد ترتیب میں جن دوسرے بادلوں کا ذکر کیا ہے انہیں "ٱلْمُعْصِرَٰتِ" کہا ہے۔

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُۥ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ
لَهُۥ فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ وَأَصَابَهُ ٱلْكِبَرُ وَلَهُۥ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَأَصَابَهَآ إِعْصَارٌ
فِيهِ نَارٌ فَٱحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَـٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾

"کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس میں نہریں بہتی ہوں۔ اُس میں اس کے لئے ہر طرح کے پھل ہوں اور اس پر بڑھاپا پہنچا ہوا ہو اور اس کے بچے کمزور ہوں کہ باغ پر "اعصار" آن پہنچے جس میں آگ (flash) ہو جس کی وجہ سے وہ باغ جل جائے۔ یوں اللہ تم پر اپنی آیات واضح کرتا ہے تا کہ تم اُن میں غور و فکر کرو" (حوالہ البقرۃ۔۲٦٦)

وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلْمُعْصِرَٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾

"اور رس بھرے نچڑنے والے بگولوں کی مانند بادلوں میں سے موسلا دھار ریلابی بارش برسائی" (النباء۔۱۴)

"And We sent water heavily showering from the squeezer fluffy clouds"

ٱلْمُعْصِرَٰتِ کے حوالے سے دو باتوں کا خصوصی ذکر ہے، ایک اس میں آگ کا ہونا جو بھسم کر دے۔ اور دوسرا پانی کا بھاری بھرکم، زیادہ ہونا یعنی موسلا دھار برسنا۔ ٱلْمُعْصِرَٰتِ کا مادہ "ع ص ر" ہے جس کے بنیادی معنوں میں کسی رس بھری چیز کو دبانا اور رس نچوڑنا شامل ہیں۔

Press, or squeeze grapes or other fluffy things so as to force out its juice, syrup, honey, oil, water, or moisture extracted, or fetched out by pressure or wringing

قَالَ أَحَدُهُمَآ إِنِّىٓ أَرَىٰنِىٓ أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ

"اُن میں سے ایک نے کہا "میں اپنے آپ کو (خواب میں) انگور نچوڑتے ہوئے دیکھتا ہوں" (حوالہ سورۃ یوسف۔۳٦)

"ثَجَّاجًا" کا مادہ "ث ج ج" ہے جس کے بنیادی معنیٰ کسی شئے کا زور سے گرنا ہے۔

Gush forth vehemently. This reflects heavy shower.

بادل بھی زمین کے قریب لیکن ''اَلْغَمَامَ'' سے ذرا بلند اور ان سے مختلف مقاصد کیلئے بیان کئے گئے ہیں۔ قرآنِ مجید کے ان بادلوں کے
لق دی گئی معلومات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے متعلق موجودہ دور کے ماہرین موسمیات کا بیان بھی پڑھ لیں:

Lower clouds with vertical development:

Cumulonimbus clouds: a large white or gray cloud with a flat base and a rounded fluffy top, or a mass of such clouds, developing as a result of rising hot air currents. Clouds of this type range in height from less than 1.6 km (1 mi) to more than 13 km (8 mi) above the earth. Two main forms are included in this group. Cumulus clouds are dome- shaped, woolpack clouds most often seen during the middle and latter part of the day, when solar heating produces the vertical air currents necessary for their formation. These clouds usually have flat bases and rounded cauliflower like tops. Cumulonimbus clouds are dark, heavy-looking clouds rising like mountains high into the atmosphere, often showing an anvil-shaped veil of ice clouds, false cirrus, at the top. Popularly known as thunderheads, cumulonimbus clouds are usually accompanied by heavy, abrupt showers.

اَلْمُعْصِرٰتِ

"In the U.S. about 100 persons are killed and many injured by lightning each year, more than by tornadoes or hurricanes **Forty percent of all farm fires and 75,000 forest fires a year are started by lightning"** {Microsoft ® Encarta ® 2006. © 1993-2005 Microsoft Corporation}

صاحبان علم اور ماہرین موسمیات (meteorologist) کی توجہ ایک نکتے کی جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں اور وہ آیت مبارکہ کے یہ الفاظ ہیں ''إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ'' جس کے لغوی (etymologically speaking) معنیٰ ''اعصار کو مذکر قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ اس میں آگ ہے''۔ **اس کو مذکر ضمیر سے بیان کرنے کی وجہ؟** کیا مثبت چارج (positively charged) ہے؟ ابھی تو شاید ماہرین کو بھی حتمی انداز میں معلوم نہیں کہ بادل کیوں چارج ہوتے ہیں اور میرا علم تو محض انسائکلو پیڈیا میں درج معلومات تک محدود ہے کہ بادل کا اوپر کا حصہ مثبت چارج ہوتا ہے اور اوپر کی سطح (ionosphere) سے منفی چارج کو کشش سے اپنی جانب لیتا ہے **اور دوسرا نکتہ یہ ہے کہ بجائے لفظ ''برق'' کے ''نار یعنی آگ'' استعمال ہوا ہے جو باغ کو جلا سکتی ہے۔ اور برق کے متعلق بتایا کہ وہ بصارتوں کو چندھیا (dazed)** دیتی ہے:

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ
ءَاذَانِهِم مِّنَ ٱلصَّوَٰعِقِ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ ۚ وَٱللَّهُ مُحِيطٌۢ بِٱلْكَٰفِرِينَ ﴿١٩﴾

یا (منافقین کی مثال اُس شخص کی ہے) جیسے آسمان میں سے مہیب بادل نے آن لیا ہو۔ تہہ بر تہہ اندھیرے اور ہلچل اور بجلی کی چمک اس
کے اندر موجود ہے۔ جس کی گھن گرج سے موت کے خوف سے یہ لوگ اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں،
اور اللہ کی دسترس میں تمام کافر ہیں۔

يَكَادُ ٱلْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَٰرَهُمْ ۖ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا۟ فِيهِ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ
قَامُوا۟ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَٰرِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

قریب ہے کہ بجلی ان کی بصارتوں کو چندھیا دے۔ جب روشنی ہوتی ہے اس میں یہ چل پڑتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے
کھڑے ہو جاتے ہیں۔
اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سماعتیں اور بصارتیں ہی سلب کر لیتا۔ بے شک اللہ ہر بات پر قادر ہے'' (البقرۃ۔۱۹۔۲۰)

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِۦ وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ
فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِى ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ ﴿١٣﴾

''اور گرج اُس ہی کی حمد بیان کرتی ہے اور فرشتے اُس کے ڈر کے مارے اُس کی تعریف میں مصروف رہتے ہیں۔ اور گرج کو بھیجتا ہے لیکن
اُسے پہنچاتا صرف اس کو ہے جس کو وہ چاہتا ہے۔ اور وہ اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں، اور وہ سخت پکڑنے والا ہے'' (الرعد۔۱۳)

آیت مبارکہ میں ایک خاص بات یہ بتائی گئی ہے کہ گرج (thunder) ہر کسی کو نہیں پہنچتی بلکہ صرف انہیں پہنچتی ہے جنہیں وہ پہنچانا چاہے

"Thunder is the explosive sound produced by an ordinary lightning discharge . The lightning bolt heats the air around it so quickly (within a few millionths of a second) and to such a high temperature (about 10,000° C, or about 18,000° F) that the air molecules are pushed apart with great force, much like in an explosion. A wave of compressed air (a sound wave) moves out from the lightning bolt

A lightning strike seems to be over very quickly, but thunder can last much longer, changing in pitch and loudness. Because the lightning bolt is not straight and is at an angle to the vertical, not all parts of the bolt are the same distance from the listener, so sound from different places on the bolt reaches the listener at slightly different times. Also, sound from the far side of the lightning reaches the listener after sound from the near side. Lightning often occurs in groups of several bolts very close to each other, and sound waves from different bolts mix to form a continuous sound. Echoes from hills or other reflecting objects contribute to the rumbling effect.

Because sound travels more slowly than light, thunder is heard after the lightning is seen.

The distance between an observer and the lightning bolt can be estimated by counting the number of seconds between the lightning and the thunder. The light reaches the observer almost instantaneously, but the sound travels at about 1.6 km (about 1 mi) every 5 seconds. **Thunder can seldom be heard from more than 24 km (15 mi) away ".** {with thanks:Microsoft ® Encarta ® 2006. © 1993-2005 Microsoft Corporation}

قرآنِ مجید نے آج سے صدیوں قبل آسمانی بجلی (برق) کے متعلق ایک عجیب بات فرمائی

هُوَ ٱلَّذِى يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا

''وہی ایک اللہ تمہیں خوف دلانے کیلئے اور ایک امید، توقع کے طور بجلی دکھاتا ہے''(حوالہ الرعد۔۱۲)

وَمِنْ ءَايَـٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا

''اور یہ بات اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں خوف دلانے کیلئے اور ایک امید، توقع کے طور بجلی دکھاتا ہے''(حوالہ الروم۔۲۴)

آیت مبارکہ میں صرف برق کے متعلق بتایا گیا ہے۔آج سے چودہ سو سال قبل کیا یہ ایک عجیب وغریب اطلاع نہیں تھی کہ آسمانی بجلی میں بھی انسان کیلئے ''طمع'' کا کوئی پہلو ہوسکتا ہے؟ آسمانی بجلی امید افزاء؟ قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔یہ اپنے نزول کے زمانے اور زمان کے بعد والے لوگوں کیلئے معلومات کو اس انداز میں بیان کرتا ہے کہ ہر دور میں انسان کیلئے ہر زاویئے سے حقیقت ہو جو اس کے ادراک میں بھی آسکے۔امید اور توقع بعد کے وقت سے وابستہ ہوتی ہے۔قدیم دور کے قاری کیلئے بھی اس بات کو حقیقت سمجھنے میں کوئی تذبذب نہیں تھا کیونکہ آسمان میں گرج چمک بارش کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔اور آج کے دور میں اِس کے الفاظ کے جو معنی ہیں وہ بھی حقیقت پرمبنی ہیں۔آج ہمیں معلوم ہے کہ آسمانی بجلی فائدہ دیتی ہے۔ہاں اس میں (طمعا۔مصدر) امید اور توقع ہے۔بجلی فضاء میں نائٹروجن کے خروج کا سبب بنتی ہے جو بارش کے ساتھ زمین پر پہنچ کر اسے زرخیز بناتی ہے۔

"Lightning is not all bad, however. The soil is enriched with nitrogen that is released from the atmosphere by lightning and carried to the ground by raindrops ."

Nitrogen composes about four-fifths (78.03 percent) by volume of the atmosphere. Nitrogen is inert and serves as a diluent for oxygen in burning and respiration processes. It is an important element in plant nutrition; certain bacteria in the soil convert atmospheric nitrogen into a form, such as nitrate, that can be absorbed by plants, a process called nitrogen fixation . {biological or industrial process by which molecular atmospheric nitrogen is converted into a chemical compound that is essential for plant growth }

Microsoft ® Encarta ® 2006. © 1993-2005 Microsoft Corporation.

قرآنِ مجید نے تیسری قسم کے بادلوں کے متعلق یوں بتایا ہے:

وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَـٰحِ وَٱلسَّحَابِ ٱلْمُسَخَّرِ بَيْنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ لَـَٔايَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (حوالہ البقرۃ۔۱۶۴)

''اور ہواؤں کے رخ پھیرنے میں اور آسمان اور زمین کے درمیان ''مسخر سحاب'' ایسے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو تعقل کرتے ہیں''

یہ مسخر سحاب وہ واحد بادل ہے جس کے ساتھ ''آسمان اور زمین کے درمیان'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ عربی لفظ ''بَيْنَ'' کے معنی اور مفہوم درمیان، middle ہیں اور عجیب اتفاق ہے کہ آج کی اٹلس میں بھی انہیں درمیانی بادل (Middl clouds) کہا جاتا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَـٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَـٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ ٱلْمَآءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

''اور وہی ایک اپنی رحمت کے اظہار کیلئے ہواؤں کو بھیجتا ہے خوش کُن اطلاع کے طور۔ یہاں تک کہ جب ہوا نے دبیز سحاب کو اٹھانے میں ہلکا پایا تو ہم اسے کسی مردہ بستی پر مجتمع کر دیتے ہیں۔ پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس پانی کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اِس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں شاید تم نصیحت حاصل کرو'' (الاعراف۔۵۷)

هُوَ ٱلَّذِى يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنشِئُ ٱلسَّحَابَ ٱلثِّقَالَ ﴿١٢﴾ (الرعد۔۱۲)

'وہی ایک اللہ تمہیں خوف دلانے کیلئے اور ایک امید، توقع کے طور بجلی دکھاتا ہے اور بتدریج دبیز اور بوجھل السحاب (بادلوں) کو بناتا ہے'

''المُسَخَّرِ'' کا مادہ ''س خ ر'' ہے جس کے بنیادی معنی کسی کو تابع فرمان کرنا، لگے بندھے نظام کا پابند کر دینا۔

''السَّحَابِ'' کا مادہ ''س ح ب'' ہے جس کے بنیادی معنی کھینچنا، گھسیٹنا drifting ہیں۔

بتایا گیا کہ ہواؤں کا بھیجا جانا بادلوں کے وجود پذیر ہونے کی ایک خوش کن اطلاع ہے۔

''اَ قَلَّت'' ماضی کا صیغہ واحد مئونث غائب ہے اور معنی ہیں ''اس نے اٹھانے میں ہلکا پایا''۔ ہوا نے جب تک بادل کو اٹھانے میں ہلکا پایا تو اسے اٹھائے ہوئے کسی ایک مقام کی جانب مجتمع کر دیا گیا۔ بتایا گیا کہ جب تک بادل ہوا کیلئے اٹھانے میں ہلکے ہیں بارش نہیں برستی۔

یُنشِئُ واحد مذکر غائب مضارع معروف ہے اور اس کا مادہ ''ن ش ا'' ہے جس کے بنیادی معنی بتدریج ترقی کرنا، نشو نما پانا، رونما، بلند ہونا ہیں۔ دبیز اور ثقیل بادلوں کا بننا ایک بتدریج عمل ہے۔ اس کے متعلق مزید بتایا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُزْجِى سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُۥ ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ رُكَامًا
فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ سحاب کو آہستگی سے دھکیلتا (drift) ہے، بعدازاں انہیں باہم ملاتا اور پھر انہیں تہہ برتہہ (layers) کر دیتا ہے، پھر ان کے اندر (درمیان) سے تو قطروں کو نکلتے ہوئے دیکھتا ہے'' (حوالہ النور۔۴۳)

ٱللَّهُ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ
وَيَجْعَلُهُۥ كِسَفًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ ۖ فَإِذَآ أَصَابَ بِهِۦ مَن
يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾

''اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ پھر وہ ہوائیں ابھارتی ہیں بادل کو۔ پھر اللہ جیسے چاہتا ہے اسے توسیع دیتا، پھیلاتا ہے فضاء آسمان میں اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کرتا (کاٹ دیتا) ہے جس کی وجہ سے پھر تو اس کے بیچ میں سے قطروں کو نکلتے دیکھتا ہے۔ پھر جب وہ اُسے اپنے جن بندوں پر چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے اور وہ خوشی منانے لگتے ہیں'' (الروم۔۴۸)

وَٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ ٱلرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَٰهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا
بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ ٱلنُّشُورُ ﴿٩﴾

''اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ پھر وہ ہوائیں ابھارتی ہیں بادل کو۔ پھر ہم اسے مردہ شہر کی طرف مجتمع کر دیتے ہیں، پھر اس سے زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ یوں ہوتی ہے حیات نو، حیات تازہ!'' (فاطر۔۹)

''تُثِیرُ'' مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور معنی ''وہ ہوا ابھارتی ہے''۔ اس کا مادہ ''ث و ر'' ہے جس میں پنہاں بنیادی تصور ہیجان کا پیدا ہونا، برانگیختہ ہونا، ابھارنا، غبار کا ابھرنا اور پھیلنا ہیں جن کا مفہوم نمایاں ہو کر نظروں میں آ جاتا ہیں۔ بتایا کہ یہ اوپر بھیجی جانے والی ہوا ہے جو اس شئے کو نظروں میں آنے والا وجود دیتی ہے جسے ہم بادل کہتے ہیں۔ بادلوں کو دیکھنے، ان کا مشاہدہ کرنے کیلئے کہا گیا اور بادلوں کے متعلق ہماری بنائی ہوئی اٹلس بھی نظروں سے مشاہدے ہی کی بنیاد پر ہے۔

قرآنِ مجید نے بتایا کہ بارش نہ ہونے کی بناء پر مایوسی کا شکار ہو جانے والے لوگ بارش برسنے پر خوشیاں مناتے ہیں لیکن پہاڑوں کی مانند بننے والے بادلوں میں کسی کیلئے مصیبت کا پیغام بھی ہوتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُزْجِى سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُۥ ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ رُكَامًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ
يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِنۢ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِۦ
مَن يَشَآءُ وَيَصْرِفُهُۥ عَن مَّن يَشَآءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِۦ يَذْهَبُ بِٱلْأَبْصَٰرِ ﴿٤٣﴾

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ سحاب کو آہستگی سے دھکیلتا (drift) ہے، بعدازاں انہیں باہم ملاتا اور پھر انہیں تہہ بر تہہ (layers) کر دیتا ہے، پھر ان کے اندر (درمیان) سے تو قطروں کو نکلتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور وہ آسمان میں سے پہاڑوں (کی مانند بادل) میں سے اولے، hail اتارتا ہے اور پھر جنہیں مصیبت میں کرنا چاہتا ہے ان پر ڈال دیتا ہے اور اسے بچائے رکھتا ہے جس کو بچانا چاہتا ہے۔

اس کی بجلی کی چمک بصارت کو چندھیا دیتی ہے'' (النور۔۴۳)

''جِبَالٍ'' جبل کی جمع ہے اور معنی پہاڑ (mountain) ہیں۔ ''بَرَدٍ'' کے معنی اولے۔ اولوں (hail) کے حوالے سے ان بادلوں کا نام لیا گیا جو دکھائی دینے میں پہاڑوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور قرآنِ مجید نے بادلوں کی تخصیص (classification) میں انہیں ٱلْمُعْصِرَٰتِ بتایا ہے۔

Hail: Solid precipitation in the form of hard pellets of ice that fall from**cumulonimbus** clouds is hail. **Cumulonimbus clouds are dark, heavy-looking clouds rising like mountains high into the atmosphere.**

اور قرآنِ مجید نے چوتھی قسم کے بادل کے متعلق ارشاد فرمایا:

أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾

''کیا تم نے کبھی اُس پانی کو دیکھا (تفکر کر کے اس کی حقیقت کو جانا) ہے جو تم پیتے ہو؟

کیا تم لوگ ''المزن'' میں سے اُس کو اتارتے ہو؟ یا المزن میں سے اُسے اتارنے والے ہم ہیں

"Have you seen/pondered about the water which you drink? Is it you who shed it from the white shiny cloud, or are We the Shedder?

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾

اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں، پھر تم کیوں شکر ادا نہیں کرتے؟'' (الواقعة۔٦٨۔٧٠)

Were it Our Will, We could salinize it {rendering it non-drinkable): then why do you not express gratitude? {Refer 56:68-70}

''المزن'' سفید، روشن بادل کو کہتے ہیں۔ بادلوں میں سے یہ واحد بادل ہے جس میں سے پانی کو زمین پر اتارنے کے متعلق انسان سے

سوال پوچھا ہے کہ کیا المزن میں سے پانی کو وہ اتارتے ہیں۔ یہ بادل زمین سے پانچ میل اور اس سے اوپر ہوتے ہیں۔ اِن میں پانی کے قطرے نہیں بلکہ برف کے ذرات ہوتے ہیں۔ یہ سفید دھاگے اور پرندوں کے پروں جیسے دکھائی دیتے ہیں۔

High Clouds: These are clouds composed of ice particles, found at average levels of 8 km (5 mi) or more above the earth. The family contains three principal genera. Cirrus clouds are isolated, feathery, and threadlike, often with hooks or tufts, and are arranged in bands.

Cirrostratus clouds appear as a fine, whitish veil; they occasionally exhibit a fibrous structure and, when situated between the observer and the moon, produce halo phenomena. Cirrocumulus clouds form small, white, fleecy balls and wisps, arranged in groups or rows.

قرآنِ مجید نے زمین سے دوری کی نسبت سے بادلوں کو بالترتیب بیان کیا ہے اور انہیں چار مختلف ناموں سے بیان کیا ہے۔ اور ماہرین کی ترتیب دی ہوئی اٹلس میں بادلوں کو چار گروپوں میں زمین سے بلندی کے حوالے سے تقسیم کیا گیا ہے۔ اور مجھے تو ایسے دکھائی دیتا ہے جیسے ماہرین کی بنائی ہوئی اٹلس قرآنِ مجید کی بیان کی ہوئی اٹلس کا چربہ ہو۔